

جبر و اختیار کی کتنی عمدہ مثالیں پیش کیں اور دونوں دردِ غم کی مثالیں ہیں۔ نالہ
کھینچنا اختیاری فعل ہے۔ وہ بھی رنج و غم کا نشان ہے۔ آنسو کا ٹپکنا اضطراری فعل ہے
وہ بھی اندوہ و تعلق ہی کی دلیل ہے۔

۳۔ شرح۔ جان لبوں پر آگئی۔ چونکہ وہ شیریں ہوتی ہے، اس لئے یہی
ہونا چاہیے تھا کہ منہ میں ہر طرف مٹھاس کی لذت پھیل جائے۔ یہ نہیں ہوا۔ وجہ یہ ہے کہ
میں نے غم فراق میں بے حد تلخی اٹھائی ہے۔ اس تلخی نے کام و دہن میں اس قدر کڑواہٹ
پیدا کر دی کہ جان کی شیرینی بھی ذائقہ نہیں بدل سکی۔

۴۔ لغات۔ معرض مثال :- مثال عرض کرنے یعنی پیش ہونے کی جگہ۔
مطلب ہے بہ طور مثال۔

شرح۔ نہ مجھے تسبیح سے کوئی علاقہ ہے کہ عبادت گزار بندہ بن جاؤں،
نہ جام شراب سے کوئی واسطہ ہے کہ رندی کر سکوں۔ آپ میری کیفیت بطور مثال جتنا
چاہیں تو سمجھ لیں کہ میرے ہاتھ کٹ چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس شخص کے ہاتھ کٹ جائیں
وہ نہ تسبیح پکڑ سکتا ہے، نہ پیالہ اٹھا سکتا ہے۔

۵۔ شرح۔ میں یقیناً خاک پر پڑا ہوا ہوں، لیکن خاک پر پڑی ہوئی چیزوں میں سے
ایسی بھی ہیں، جو دوسروں سے دشمنی رکھتی ہیں۔ مثلاً پھیلا ہوا جال اور اس پر ڈالا
ہوا دانہ دونوں زمین پر ہوتے ہیں۔ لیکن مقصود یہ ہوتا ہے کہ پرندوں کو پکڑ لیا
جائے۔ میں وہ مسکین اور خاکسار ہوں کہ مجھے کسی سے بھی دشمنی نہیں۔ نہ میں دانہ ہوں
کہ پرندہ مجھے چگنے کے لیے آئے، نہ جال ہوں جس میں کسی کو پھانس لیا جائے۔

۶۔ شرح۔ میں جس عزت اور قدر و منزلت کا مستحق ہوں، وہ مجھے
نصیب نہیں۔ میں یوسف تو ہوں۔ مگر اس حال میں ہوں، جب وہ پہلی مرتبہ
بکے تھے۔

بھائی حضرت یوسف کو کنوئیں میں پھینک کر چلے گئے تو قرآن مجید کا بیان
ہے کہ قافلہ آیا۔ سقے نے پانی بھرنے کے لیے ڈول لٹکایا، اس میں حضرت یوسفؑ